عقائد اہلسنت کو سمجھنے کیلئے ایک عام فہم اور آسان کتاب
کتاب العقائد
صدر الافاضل
سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
مکتبہ مہریہ رضویہ
جامکے روڈ نزد مسجد نور، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

عقائد اہلسنت کو سمجھنے کے لئے ایک
عام فہم اور آسان کتاب

کتاب العقائد

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

مکتبہ مہریہ رضویہ
جاکے روڈ نزد مسجد نور ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا رسول اللہ

کتاب ـــــــــــ کتاب العقائد

مؤلف ـــــــــــ صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

پروف ریڈنگ ـــــــــــ حافظ محمد نجیب اللہ قادری

تعداد ـــــــــــ گیارہ سو

اشاعت ـــــــــــ باراول اگست 2001ء

کمپوزنگ ـــــــــــ قادری کمپوزنگ سنٹر رضا سٹریٹ کالج روڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

ناشر ـــــــــــ مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ

قیمت ـــــــــــ 15 روپے

ملنے کا پتہ:۔

مکتبہ جمالِ کرم

9۔ مرکز الاویس (نستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور فون: 7324948

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد

وآلہ واصحابہ اجمعین

﴿دنیا کا مالک﴾

دنیا کی ہر چیز ادلتی بدلتی رہتی ہے اور کبھی نہ کبھی فنا ہو جائے گی۔ کسی نہ کسی وقت وہ پیدا ہوئی ہے تو ضرور ان سب چیزوں کا کوئی پیدا اور ناپید (فنا) کرنے والا ہے اس کا نام پاک اللہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اسی نے پیدا کیا ہے۔ وہی پالتا ہے سب اسی کے محتاج ہیں، روزی دینا، جلانا، مارنا اس کے اختیار میں ہے۔ وہ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا۔ وہ ہر کمال وخوبی کا جامع اور ہر عیب ونقصان اور برائی سے پاک ہے، وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے، جیسے اس کی ذات ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں جہان کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔

ہم سب اس کے بندے ہیں وہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ

مہربان رحم فرمانے والا، گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بغیر اسکے چھوڑے چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت، ذلت سب اس کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ جسے چاہے امیر کرے، جسے چاہے فقیر کرے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے انصاف ہے۔ مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا اور کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا، اس کا ہر کام حکمت ہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس کی نعمتیں اس کے احسان بے انتہا ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں اللہ تعالیٰ حی (زندہ کہ نہ سوئے نہ اونگھے نہ اس میں کوئی تغیر آئے) قدیر (قدرت والا جو چاہے کرے) سمیع (سننے والا) بصیر (دیکھنے والا) متکلم (کلام فرمانے والا) علیم (جاننے والا) مرید (ارادہ فرمانے والا) ہے نہ وہ کسی کا باپ نہ بیٹا نہ اس کی کوئی بیوی نہ رشتہ دار سب سے بے نیاز

نظم

سب کا پیدا کرنے والا — میرا مولا میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ — میرا مولا میرا مولا
جگ کا خالق سب کا مالک — وہی باقی، باقی ہالک
سچا مالک سچا آقا — میرا مولا میرا مولا

سب کو وہی دیتا ہے روزی | نعمت، اس کی، دولت اس کی
رازق، داتا، پالن ہارا | میرا مولا میرا مولا
ہم سب اس کے عاجز بندے | وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا | میرا مولا میرا مولا
اول آخر غائب حاضر | اس کو روشن اس پر ظاہر
عالم دانا واقف کل کا | میرا مولا میرا مولا
عزت والا حکمت والا | نعمت والا رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا | میرا مولا میرا مولا
طاعت سجدہ اس کا حق ہے | اس کو پوجو وہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ | میرا مولا میرا مولا

سوالات

سوال: کیا دنیا ہمیشہ سے ہے؟

جواب: جی نہیں!

سوال: کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب: نہیں! کیونکہ یہاں کی ہر چیز کے لئے ایک وقت ہے پہلے وہ پیدا ہوتی ہے اور جب تک اس کی عمر ہے باقی رہتی ہے پھر فنا ہو جائے گی۔

سوال: دنیا کی چیزوں کا پیدا اور فنا کرنے والا کون ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ!

سوال: وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہے گا؟

جواب: وہ پیدا نہیں ہوا نہ فنا ہوگا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ سب کو وہی پیدا کرتا ہے۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہی سب کو فنا کرتا ہے اس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا اکیلے اسی نے ساری دنیا بنا ڈالی یا اور کوئی بھی اسکے ساتھ شریک ہے؟

جواب: کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے بندے ہیں اور اس کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی بڑی قدرت ہے کوئی ذرہ بغیر اس کے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

نبوت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہچانے کے واسطے بھیجا ان کو نبی کہتے ہیں انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی (پیغام الہی) آتی ہے یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔ انبیاء گناہوں سے پاک ہیں۔ انکی

عادتیں خصلتیں نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں ۔ان کا نام و نسب ، جسم ، قول، فعل، حرکات وسکنات سب اعلیٰ درجہ کے اور نفرت انگیز (نفرت پیدا کرنے والی) باتوں سے پاک ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ عقل کامل عطا فرماتا ہے دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند ان کی عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ انہیں اللہ تعالیٰ غیب (چھپی چیزیں جو حواس اور اٹکل سے نہ معلوم ہوسکیں) پر مطلع فرماتا ہے وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی اطاعت (بندگی) عبادت (پرستش) میں مشغول رہتے ہیں اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے اور اس کا رستہ دکھاتے ہیں۔

نبوت، بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کر سکتا چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، رات بھر سجدوں میں رویا کرے، تمام مال اور دولت خدا کی راہ میں صدقہ کر دے ۔اپنے آپ بھی اسی دین پر فدا ہو جائے مگر اس سے نبوت نہیں پا سکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے ۔

نبی کی فرمانبرداری اور اطاعت فرض ہے۔ انبیاء تمام مخلوق سے افضل ہیں ان کی تعظیم وتوقیر فرض اور ان کی ادنیٰ توہین یا تکذیب (جھٹلانا) کفر ہے ۔آدمی جب تک ان سب کو نہ مانے مؤمن نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے دربار میں انبیاء علیہم السلام کی بہت عزت مرتبت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔

ان انبیاء میں سے جو نئی شریعت (راہ دین) لائے ان کو رسول کہتے ہیں۔ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ایک آن کے لئے ان پر موت آئی پھر زندہ ہو گئے۔ دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ جن سے پہلے آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرت کاملہ سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور علم اسماء عنایت کیا۔ ملائکہ (فرشتے) کو ان کے سجدے کا حکم کیا۔ انہیں سے انسانی نسل چلی تمام آدمی انہیں کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے آقا حضور سید عالم ﷺ تک اللہ تعالیٰ نے بہت نبی بھیجے۔ قرآن پاک میں جن کا ذکر ہے ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراھیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰی علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ

السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ۔

انبیاء کے رتبے

انبیاء کے مراتب میں فرق ہے۔ بعض کے رتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا رتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سید الانبیاء (نبیوں کے سردار) محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے حضور خاتم النبیین ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور پر ختم فرمادیا۔ حضور کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ جو شخص حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے، تمام انبیاء کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات عالی میں جمع فرمادیے اور حضور کے خاص کمالات بہت زائد ہیں۔ حضور اللہ کے محبوب ہیں۔ خدا کی راہ انبیاء ہی کے ذریعہ سے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دارومدار انہیں کی فرمانبرداری پر ہے۔

سوالات

سوال: کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

جواب: نہیں! نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی فقط مرد کوئی عورت نبی نہیں ہوتی۔

سوال: کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے؟

جواب: وحی غیر نبی کے پاس نہیں آتی، جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

سوال: کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے؟

جواب: ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور کوئی نہیں۔

سوال: معصوم کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو اللہ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اسکا گناہ کرنا ناممکن ہو۔

سوال: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

جواب: انبیاء اور فرشتوں کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں۔

سوال: علم اسماء کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز اور اسکے ناموں کا علم عطا فرمایا تھا اس کو علم اسماء کہتے ہیں۔

سوال: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

جواب: یہ سجدہ تعظیمی تھا جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدہ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدہ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی کبھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا

معجزات

وہ عجیب وغریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مردوں کو زندہ کرنا،

اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دینا، انگلیوں سے چشمے جاری کرنا۔ ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں ان کو معجزہ کہتے ہیں معجزات انبیاء سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ ان کی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے جس کے ہاتھ سے قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز و حیران ہیں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضدی دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی ہے لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔

کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دیکھا سکتا قدرت اسکی تائید نہیں فرماتی۔ ہمارے حضور سید انبیاء (نبیوں کے سردار) ﷺ کے معجزات بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے حضور رات کے تھوڑے سے حصہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء کی امامت فرمائی بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے قرب (نزدیکی) کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوند عالم کا جمال پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا، کلام الٰہی سنا، آسمان و زمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے ، جنتوں کی سیر کی، دوزخ کا معائنہ فرمایا مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک راہ

میں جو قافلے ملے تھے صبح کو ان کے حالات بیان فرمائیے۔

قرآن شریف کا بیان

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے، ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا چاہے تمام دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضور محمد مصطفیٰ ﷺ پر اتاری جیسے اس سے پہلے توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور دوسری کتابیں اور نبیوں پر اتاری تھیں۔

وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانے کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔ قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ خود نگہبان ہے، اس لئے وہ جیسا اترا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا، سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں ہو سکتا۔

سوالات

سوال: دنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے؟

جواب: جی ہے!

سوال: آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے؟

جواب: خدا کی کتاب

سوال: کون سی؟

جواب: قرآن شریف

سوال: اس میں کیا بیان ہے؟

جواب: اس میں سارے علم ہیں۔

سوال: وہ کتاب کس لئے آئی؟

جواب: بندوں کی رہنمائی کے لئے تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور ان کی مرضی کے کام کریں۔

سوال: قرآن شریف کس پر اترا؟

جواب: حضرت محمد مصطفیٰ ☆ﷺ☆

سوال: کب اترا؟

جواب: اب سے تیرہ سو برس پہلے۔

سوال: کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کتاب بھی اتاری؟

جواب: جی ہاں!

سوال: کون کون سی؟

جواب: سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں مشہور کتابیں یہ ہیں: توریت،

انجیل، زبور

سوال: کیا صحیح توریت اور صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہیں؟

جواب: جی نہیں!

سوال: کیوں؟

جواب: عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کر دیا۔

سوال: کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے؟

جواب: جی ہاں! قرآن شریف ہر جگہ صحیح ہی ملتا ہے۔

سوال: کیا وہ نہیں بدلا؟

جواب: جی وہ نہیں بدل سکتا۔ اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہو سکتا۔

سوال: کیوں؟

جواب: اس لئے کہ اس کا نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال: قرآن شریف کہاں ملتا ہے؟

جواب: ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے بچے بچے کو یاد ہوتا ہے۔

سوال: تم نے کیسے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے؟

جواب: جیسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی

ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی نہیں بن سکتی اس سے ہم نے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے، آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی بنا سکتا۔

سوال: کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے؟

جواب: جی نہیں!

سوال: وید کیا ہے؟

جواب: پرانے زمانے کے شاعروں کی نظمیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اللہ کے ایمان دار، مکرم (عزت والے) بندے ہیں، جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے، ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں، ان کے جسم نورانی ہیں اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ کچھ پیتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ قدرت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں بعض جنت پر، بعض دوزخ پر، بعض آدمیوں کے عمل لکھنے پر، بعض روزی پہنچانے پر، بعض پانی برسانے پر، بعض ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانے پر، بعض آدمیوں کی حفاظت پر، بعض روح قبض کرنے پر، بعض قبر میں سوال کرنے پر، بعض عذاب پر، بعض رسول اللہ

علیہ السلام کے دربار میں مسلمانوں کے درودوسلام پہنچانے پر، بعض انبیاء کے پاس وحی لانے پر۔

ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے۔ وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چار فرشتے بہت عظمت رکھتے ہیں: حضرت جبرائیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

﴿سوالات﴾

سوال: کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں؟

جواب: ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں انبیاء انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں ان سے کلام ہوتا ہے۔ قبروں میں مردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور بھی جسے اللہ تعالیٰ چاہے دیکھ سکتا ہے۔

سوال: ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عمر بھر اس کے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی؟

جواب: نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ ہیں اور دن کے علیحدہ ہیں۔

سوال: کل فرشتے کتنے ہیں؟

جواب: بہت ہیں! ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔

تقدیر

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں، نیکی بدی وہ سب اللہ کے علم ازلی (خدا کا قدیم علم جو ہمیشہ سے ہے) کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

سوالات

سوال: کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے؟

جواب: نہیں! بندہ کو اللہ تعالیٰ نے نیکی و بدی کرنے پر اختیار دیا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔

موت اور قبر کا بیان

ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ اس سے گھٹے نہ بڑھے۔ جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام اسکی جان نکال لیتے ہیں۔ موت کے وقت مرنے والے کے داہنے بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے، کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں

۔کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے حقارت کے ساتھ لے جاتے ہیں۔روحوں کے رہنے کیلئے مقامات مقرر ہیں۔نیکوں کے لئے علیحدہ ،بدوں کے لئے علیحدہ۔مگر وہ کہیں ہوں جسم سے ان کو تعلق باقی رہتا ہے اس کی ایذا سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔قبر پر آنے والوں کو دیکھتے ہیں ان کی آواز سنتے ہیں۔مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر پیدا نہیں ہوتی، یہ جاہلانہ خیال ہے اسی کو آواگون کہتے ہیں۔

موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہو جائے، لیکن جدا ہو کر وہ فنا نہیں ہو جاتی دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے۔جب دفن کرنے والے دفن کر کے واپس ہو جاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے بعد دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں، ان کی صورتیں ڈراونی، آنکھیں نیلی کالی، ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔وہ مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں:

(۱) تیرا رب کون ہے (۲) تیرا دین کیا ہے (۳) حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں تو ان کے حق میں کیا کہتا ہے۔مسلمان جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے یہ اللہ کے رسول ہیں اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَـہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔پھر اس کی

قبر روشن اور فراغ کر دی جاتی ہے۔ آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ اسکے لئے جنتی فرش بچھاؤ۔ جنتی لباس پہناؤ۔ جنت کی طرف دروازے کھولو۔ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اب تو آرام کر۔

کافران سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا اور ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے، اسکے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے۔ پھر اس پر فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

﴿سوالات﴾

سوال: آواگون کو کون لوگ مانتے ہیں؟

جواب: ہندو۔

سوال: کیا قبر ہر مردے کو دباتی ہے؟

جواب: انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم مستثنیٰ ہیں۔ ان کے سوا سب مسلمانوں کو بھی قبر دباتی ہے اور کافروں کو بھی، لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے

ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو سینے سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی

سے، یہاں تک کہ اسکی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔

سوال: کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا؟

جواب: ہاں! جن کو حدیث میں مستثنٰی کیا گیا ہے جیسے انبیاء علیہم السلام اور

جمعہ اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔

سوال: قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی؟

جواب: کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعض مسلمان گنہگار پر بھی

عذاب ہوتا ہے، مسلمانوں کے صدقات دعا، تلاوت قرآن اور

دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اس میں تخفیف ہو جاتی

ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس عذاب کو اٹھا دیتا ہے بعض کے

نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا

جاتا ہے۔

سوال: جو مرے دفن نہیں کیے جاتے ان سے بھی سوال کیا جاتا ہے؟

جواب: ہاں! خواہ وہ دفن کیا جائے یا نہ کیا جائے یا اسے کوئی جانور کھا جائے

ہر حال میں اس سے سوال ہوتا ہے اور اگر قابل عذاب ہے تو

عذاب بھی۔

﴿حشر کا بیان﴾

جیسے ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ کے علم میں مقرر ہے۔اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی ۔زمین، آسمان، آدمی، جانور کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔اس کو قیامت کہتے ہیں جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، موت کے سکرات نزع کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں ایسے ہی قیامت سے پہلے علامات ہیں۔

﴿قیامت کی نشانیاں﴾

قیامت کے آنے سے پہلے علم اٹھ جائے گا، عالم باقی نہ رہیں گے۔ جہالت پھیل جائے گی، بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی، عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی۔ بڑے دجال کے سوا تیس (۳۰) دجال اور ہوں گے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا، باوجودیکہ حضور پر نور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی، ان میں سے بعض دجال تو گزر چکے۔ جیسے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی بعض اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہوں گے۔مال کی کثرت ہوگی۔عرب میں کھیتی باغ نہریں ہو جائیں گی دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا وقت بہت جلد گزرے گا۔زکوۃ دینا لوگوں کو دشوار ہوگا علم کو لوگ دنیا کے لئے پڑھیں گے مرد عورت کی اطاعت کریں گے ۔ ماں باپ کی نافرمانی

زیادہ ہوگی۔شراب نوشی عام ہوجائے گی۔نااہل سردار بنائے جائیں گے۔ نہر فرات سے سونے کا خزانہ کھلے گا۔زمین اپنے دفینے اگل دے گی۔امانت غنیمت سمجھی جائے گی۔مسجدوں میں شور مچیں گے۔فاسق سرداری کریں گے ۔فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائے گی گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمہ باتیں کریں گے۔دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول (اترنا) فرمائیں گے۔آفتاب (سورج) مغرب (پچھم) سے طلوع (سورج کا نکلنا) ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔

سوالات

سوال: دجال کس کو کہتے ہیں۔اسکے نکلنے کا حال بیان فرمایئے؟

جواب: دجال مسیح کذاب کا نام ہے۔اس کی ایک آنکھ ہوگی وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر ک،ا،ف،ر (یعنی کافر) لکھا ہوگا۔ہر مسلمان اس کو پڑھے گا۔کافر کو نظر نہ آئے گا وہ چالیس دن میں تمام روح زمین میں پھرے گا مگر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ان چالیس دن میں پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا دوسرا ایک مہینے کے برابر ہوگا تیسرا ایک ہفتے کے برابر ہوگا اور باقی دن

معمول کے دنوں کے برابر ہوں گے۔دجال خدائی کا دعوی کرے گا اور اس کے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا۔جو اس پر ایمان لائے گا اس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جو اس کا انکار کرے گا اس کو اپنی جہنم میں داخل کرے گا جو واقع میں آسائش کی جگہ ہوگی۔ بہت سے عجائبات دکھائے گا، زمین سے سبزہ اگائے گا، آسمان سے مینہ برسائے گا، مردے کو زندہ کرے گا ایک مومن (ایمان دار صالح (نیک) اس طرف متوجہ ہوں گے اور ان سے دجال کے سپاہی کہیں گے۔کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے، وہ کہیں گے کہ میرے رب کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں پھر وہ ان کو پکڑ کر دجال کے پاس لے جائیں گے۔یہ دجال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسول کریم ﷺ نے ذکر فرمایا ہے دجال کے حکم سے ان کو زدوکوب (مار پیٹ) کیا جائے گا۔پھر دجال کہے گا کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے وہ فرمائیں گے تو مسیح کذاب ہے۔دجال کے حکم سے ان کا جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کے دو حصے کر دیا جائے گا اور ان دونوں حصوں کے درمیان دجال چلے گا۔پھر کہے گا اٹھ تو وہ تندرست ہو کر اٹھ کھڑے

ہوں گے، تب ان سے دجال کہے گا۔ تم مجھ پر ایمان لاتے ہو وہ

فرمائیں گے۔ میری بصیرت (علم) اور زیادہ ہوگئی اے لوگو! یہ

دجال میرے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کر سکتا پھر دجال انہیں

پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اور اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔ پھر ان کے

دست و پا (ہاتھ پاؤں) پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالے گا۔ لوگ گمان

کریں گے کہ ان کو آگ میں ڈالا۔ مگر در حقیقت وہ آسائش کی جگہ

ہوں گے۔

سوال: دابۃ الارض کیا چیز ہے؟

جواب: دابۃ الارض ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ (پہاڑ) صفا سے

ظاہر ہو کر تمام شہروں میں نہایت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے

ساتھ کلام کرے گا ہر شخص پر ایک نشانی لگائے گا ایمان داروں کی

پیشانی (ماتھا) پر عصائے (لاٹھی) موسیٰ علیہ السلام سے ایک نورانی

خط (لکیر) کھینچے گا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی

انگشتری (انگوٹھی) سے کالی مہر کرے گا۔

سوال: یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب: یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں۔

انکی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ایام

(زمانہ) ربیع میں نکلتے تھے۔ سبزہ ذرا نہ چھوڑتے تھے۔ آدمیوں کو کھا جاتے تھے جنگل کے درندوں اور وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے آہنی (لوہے کی) دیوار کھینچ کر ان کی آمد بند کردی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب آپ دجال کو قتل کر کے بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں گے اس وقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے۔ قتل وغارت کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی دعا سے ہلاک کرے گا۔

سوال: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ حال بیان فرمایئے؟

جواب: حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں، آپ حضور نبی کریم ﷺ کی آل (اولاد) میں سے حسنی سید ہوں گے۔ جب دنیا میں کفر ہر طرف پھیل جائے گا اور اسلام حرمین شریفین (مکہ شریف اور مدینہ شریف) کی طرف سمٹ جائے گا اولیاء (خدا کے پیارے بندے) ابدال (اولیاء کے خاص طبقہ کو کہتے ہیں جب ان میں سے ایک کی وفات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ دوسرے ابدال کو ان کا قائم مقام کرتا ہے) وہاں کو ہجرت (وطن چھوڑنا کر جائیں گے۔ ماہ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے

،وہاں اولیاء حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان
سے بیعت کی درخواست کریں گے۔آپ انکار فرمائیں گے۔
غیب سے ندا آئے گی ھٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُ فَاسْمَعُوْا لَہٗ
وَ اَطِیْعُوْ یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت
(فرماں برداری) کرو لوگ آپ کے دست پر بیعت کریں گے،
وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔
آپ کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔زمین عدل و انصاف سے بھر
جائے گی۔

سوال: حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے؟
جواب: جب دجّال کا فتنہ انتہاء کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون تمام دنیا میں پھر کر
شام میں جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع
مسجد کے مشرقی منارہ پر شریعت محمدیہ کے حاکم اور امام (پیشوا)
عادل (منصف) و مجدد ملت ہو کر نزول فرمائیں گے۔آپ کی نظر
جہاں تک جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی اور آپکی خوشبو
سے دجّال پگھلنے لگے گا اور بھاگے گا۔آپ دجّال کو بیت المقدس
کے قریب مقام لُد میں قتل کریں گے۔ان کا زمانہ بری خیر و برکت
کا ہوگا مال کی کثرت ہوگی زمین اپنے خزانے نکال کر باہر کرے

گی۔لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی۔یہودیت نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ مٹا دیں گے۔آپ کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا اسلام۔تمام کافر ایمان لے آئیں گے اور ساری دنیا اہلسنت ہوگی امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔بغض وحسد کا نام ونشان نہ رہے گا جس وقت آپ کا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہوتی ہوگی آپ کو دیکھ کر امام آپ سے امامت کی درخواست کریں گے آپ انہیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور سید انبیاء ﷺ کی شان وصفت اور آپ کی امت کی عزت و کرامت دیکھ کر امت محمدی میں داخل ہونے کی دعا کی۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کو وہ بقا عطا فرمائی کہ آخر زمانہ میں امت محمدیہ کے امام ہو کر نزول فرمائیں۔آپ نزول کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے۔نکاح کریں پھر وفات پا کر حضور سید انبیاء ﷺ کے پہلو میں مدفون ہوں گے۔

سوال: آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے اور دروازۂ توبہ کے بند ہونے کی کیفیت بیان فرمایئے؟

جواب: روزانہ آفتاب بارگاہ الٰہی میں سجدہ کر کے اذن (اجازت) چاہتا ہے۔ اذن ہوتا ہے تب طلوع ہوتا ہے۔ قریب قیامت جب دابۃ الارض نکلے گا حسب معمول آفتاب سجدہ کر کے طلوع کی اجازت چاہے گا اجازت نہیں ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جا۔ تب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور نصف آسمان تک آ کر لوٹ جائے گا اور جانب (طرف) مغرب غروب کرے گا۔ اسکے بعد بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کرے گا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہ ہوگا۔

سوال: قیامت کب قائم ہوگی؟

جواب: اس کا علم تو خدا کو ہے۔ ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ہو چکیں گی اور روئے زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا چ باقی نہ رہے گا تب حضرت اسرافیل علیہ السلام بحکم الٰہی صور پھونکیں گے اس کی آواز اول اول تو بہت نرم ہوگی اور دم بہ دم بلند ہوتی جائے گی لوگ اس کو سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مر جائیں گے، زمین و آسمان اور تمام جہان فنا ہو جائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل کو زندہ کرے گا اور دوبارہ صور

پھونکنے کا حکم دے گا صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہو جائے گا، مردے قبروں سے اٹھیں گے نامۂ اعمال ان کے ہاتھوں میں دے کر محشر میں لائیں جائیں گے۔ وہاں جزاء اور حساب کے لئے منتظر کھڑے ہوں گیا فتاب نہایت تیزی پر اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہو گا۔ شدت گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ کثرت سے پسینہ آئے گا۔ کسی کے ٹخنے تک، کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک، کسی کے منہ تک مثل لگام کے ہر شخص کے حسب حال و اعمال ہو گا، پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار۔ اس حالت میں طویل (لمبا) عرصہ (زمانہ) گزرے گا پچاس ہزار سال کا تو وہ دن ہو گا اور اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔ تمام انبیاء کے پاس حاضری ہو گی لیکن کار براری نہ ہو گی آخر میں حضور پر نور سید انبیاء رحمت عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور فریاد لائیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے، حضور پر نور سید انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ فرمائیں گے اَنَا لَھَا میں اس کے لئے موجود ہوں یہ فرما کر حضور پر نور ﷺ بارگاہ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہو گا یا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ قُلْ

تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد ﷺ سجدے سے سر اٹھایئے بات کہئے سنی جائے گی شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی حضور کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کے لئے ہے۔ جو شدتِ ہول اور طول (دیر تک ٹھہرنا) وخوف سے فریاد کر رہے ہوں گے اور یہ چاہتے ہوں گے کہ حساب فرما کر ان کے لئے حکم دے دیا جائے اب حساب شروع ہوگا میزان عمل میں اعمال تولے جائیں گے اعمال نامے ہاتھوں میں ہوں گے اپنے ہی ہاتھ پاؤں، بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہیاں دیں گے۔ زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی کو تیار ہوگا عجب پریشانی کا وقت ہوگا۔ کوئی یار نہ غمگسار نہ بیٹا باپ کے کام آسکے گا نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پرستش ہے زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے نہ گناہ سے مکر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں۔ اب بیکسی کے وقت میں دستگیر بے کساں حضور پر نور محبوب خدا احمد مصطفیٰ ﷺ کام آئیں گے اور اپنے نیاز مندوں اور امیدواروں کی شفاعت (سفارش) فرمائیں گے حضور کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی بہت لوگ تو آپکی شفاعت سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے حضور کی شفاعت سے دخول

دوزخ سے بچیں گے اور جو گنہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں
گے وہ حضور کی شفاعت سے دوزخ سے نکالیں جائیں گے۔ اہل
جنت بھی آپ کی شفاعت سے فیض پائیں گے۔ انکے درجات
بلند کیے جائیں گے باقی اور انبیاء ومرسلین وصحابہ وشہداء وعلماء و
اولیاء اپنے اپنے متوسلین (وسیلہ رکھنے والے) کی شفاعت کریں
گے لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد کرائیں گے اگر کسی نے عالم کو دنیا
میں وضو کے لئے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی
درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

سوال: محشر کے احوال (خوف)، آفتاب کی نزدیکی، سے بھیجے کھولنے،
بدبودار پسینوں کی تکالیف اور ان مصیبتوں میں ہزار ہا برس کی مدت
تک مبتلا اور سرگرداں رہنے کا جو بیان فرمایا یہ سب کے لئے ہے
یا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں؟

جواب: ان احوال میں سے کچھ بھی انبیاء واولیاء واتقیاء وصلحاء کو نہ پہنچے
گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان سب آفتوں سے محفوظ ہوں گے
قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جس میں نہ ایک لقمہ کھانے کا میسر
ہوگا نہ قطرہ پینے کو نہ ایک جھونکا ہوا کا، اوپر سے آفتاب کی گرمی
بھون رہی ہوگی نیچے زمین کی تپش، اندر سے بھوک کی آگ لگی

ہوگی پیاس سے گردنیں ٹوٹی جاتی ہوں گی سالہا سال کی مدت، کھڑے کھڑے بدن کیسا دکھا ہوا ہوگا شدت خوف سے دل پھٹے جاتے ہوں گے انتظار میں آنکھیں اُٹھی ہوں گی بدن کا پرزہ پرزہ لرزتا ہوگا وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خاص بندوں کے لیئے ایک فرض نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

حساب کا بیان

حساب حق ہے۔ بندوں کے اعمال کا حساب ہوگا، میزان قائم کی جائے گی عمل تولے جائیں گے، نیک بھی، بد بھی، قول بھی اور فعل بھی، کافروں کے بھی اور مومنوں کے بھی اور بعض اللہ کے بندے ایسے ہوں گے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ہر شخص کو اس کے نامۂ اعمال دیا جائے گا جو فرشتوں نے لکھا تھا۔ نیکوں کے نامہ ہائے اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔

پل صراط کا بیان

جہنم کے اوپر ایک پل ہے اس کو صراط کہتے ہیں۔ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب کو اس پر گزرنا ہے جنت کا یہی راستہ ہے اس پل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت جداگانہ ہوگی۔ جس درجہ کا شخص

ہوگا اس کے لئے ایسی ہی آسانی یا دشواری ہوگی ۔ بعض تو یوں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوند گئی ابھی ادھر تھے ابھی اُدھر پہنچے بعض ہوا کی طرح، بعض تیز گھوڑے کی طرح، بعض آہستہ آہستہ، بعض گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے ۔ کفار کے لئے بڑی حسرت کا وقت ہوگا جب وہ پل سے گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایمان داروں کو دیکھیں گے کہ وہ اس پل پر بجلی کی طرح گزر گئے یا تیز ہوا کی طرح اُڑ گئے یا سریع السیر (تیز رفتار) گھوڑے کی طرح دوڑ گئے ۔

حوض کوثر

یہ ایک حوض ہے جس کی تہ مشک کی ہے یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قبے نصب ہیں ۔ اس کے برتن (کوزے) ستاروں سے زیادہ ہیں اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شریں (میٹھا) مشک سے زیادہ خوشبودار، جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی نہ پیاسا ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم ﷺ کو عطا فرمایا ہے، حضور اس سے اپنی امت کو سیراب کریں گے ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے ۔ آمین

سوالات

سوال: حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

جواب: مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں!

سوال: کیا سب مسلمان جنت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں اور یہ دونوں جنت و دوزخ میں کتنے عرصہ رہیں گے؟

جواب: نیک مسلمان اور وہ گنہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بخش دے وہ سب کے سب جنت میں رہیں گے اور بعض گنہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ خدا چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہ کر آخر کار نجات پائیں گے اور سب کے سب جنت میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

سوال: کیا جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی؟

جواب: جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں

جنت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے سوا دو اور عظیم الشان دار (مکان) پیدا کئے ہیں۔ ایک دار النعیم (نعمت کا مکان) اسکا نام جنت ہے اور ایک دار العذاب (عذاب کا گھر) جس کو دوزخ کہتے ہیں۔

جنت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کے لئے انواع واقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائیں ہیں جن تک آدمی کا وہم وخیال نہیں پہنچتا نہ ایسی

نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنی نہ کسی دل میں ان کا خطرہ ہوا
۔ان کا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں
انکی قدر معلوم ہوگی جنت کی وسعت کا یہ بیان ہے کہ اس میں سو درجے ہیں
ہر درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے
درمیان۔ اگر تمام جہان ایک درجہ میں جمع ہوں تو ایک درجہ سب کے لئے
کفایت کرے، دروازے اتنے وسیع کے ایک بازو سے دوسرے تک تیز
گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے، جنت میں صاف شفاف چمکدار سفید موتی
کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں ان میں رنگا رنگ عجیب و غریب نفیس فرش
ہیں ان پر یاقوت سرخ کے ممبر ہیں شہد و شراب کی نہریں جاری ہیں انکے
کنارے پر مرصع (جڑاؤ) تخت بچھے ہیں پاکیزہ صورت و لباس والے غلمان
اور خدام کے انبوہ (بھیڑ) ہیں جو ہر وقت خدمت کے لئے تیار ہیں نیک
خوبرو حسین و جمیل حوریں جن کے حسن کی چمک دنیا میں ظاہر ہو تو اس کے
مقابل آفتاب کا نور پھیکا پڑ جائے ان نازنینوں کے بدن غایت (انتہائی)
خوبی سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ یاقوت و مرجان کے بنے ہوئے
ہیں۔ جب وہ ناز کے ساتھ خراماں (ٹہلنے والے) ہوتیں ہیں تو ہزار ہا نور
پیکر (نورانی جسم والے) خدام انکے آنچل اٹھائے چلتے ہیں۔ انکے ریشمی
لباس کی چمک دمک نگاہوں کو جھپکاتی اور دیکھنے والوں کو متحیر (حیراں) بناتی

ہیں مروارید (موتی) و مرجان (مونگا) کے مرصع تاج ان کے زیب
(سجاوٹ) سر ہیں۔ انکا رنگ ڈھنگ، انکی ناز وادا، انکے جواہرات کو شرما
دینے والے صاف چمکدار اور عطر بیز (جن کی عطر کی خوشبو مہکے) بدن اہل
جنت کے لئے کیسے فرحت انگیز (فرحت پیدا کرنے والے) ہیں جن سے
پہلے کسی انس (انسان) و جن نے ان حوروں کو چھوا تک نہیں پھر یہ حسن دل
کش (دل کھینچنے والا) دنیا کی حسن کی طرح خطرے میں نہیں کہ جوانی کا رنگ
وروپ بڑھاپے میں رخصت ہو جائے وہاں نہ بڑھاپا ہے نہ کوئی زوال
(جاتا رہنا) ونقصان (گھٹنا) جنت کے چمنستانوں کے درمیان یاقوت کے
قصور (محل) وایوان (محل) بنائے گئے ہیں ان میں کہ حوریں جلوہ گر ہیں
موتی کی طرح چمکتے خادم انکے اور جنتیوں کے پاس بہشتی نعمتوں کے جام
(گلاس) اور ساغر (پیالہ) لئے دورے کر رہے ہیں پروردگار (پالنے والا)
کریم کی طرف سے دم بدم انواع واقسام کے تحفے اور ہدیے پہنچتے ہیں دائمی
زندگی عیش مدام (ہمیشہ) عطا کیا گیا۔ ہر خواہش بے درنگ (دیر) پوری
ہوتی ہے۔ دل میں جس چیز کا خیال آیا وہ فوراً حاضر کسی قسم کا خوف وغم نہیں
ہر ساعت (گھڑی) ہر آن نعمتوں میں ہیں۔ جنتی نفیس ولذیذ غذائیں،
لطیف میوے کھاتے ہیں۔ بہشتی نہروں سے دودھ، شراب شہد وغیرہ پیتے
ہیں ان نہروں کی زمین چاندی کی، سنگریزے جواہرات کے، مٹی مشک ناب

کی ، سبزہ زعفران کا ہے ، ان نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جس سے آفتاب شرمائے ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا اے بہشت والو! تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہ ہو گے تمہارے لئے حیات (زندگی) کبھی نہ مرو گے تمہارے لئے جوانی ہے کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تمہارے لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہ ہو گے تمام نعمتوں سے بڑھ کر سب سے پیاری دولت رب العزت جلّ جلالہ کا دیدار ہے جس سے اہل جنت کی آنکھیں بہرہ یاب (نصیبہ ور) ہوتی رہیں گی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی میسر فرمائے ۔ آمین ثم آمین

دوزخ کا بیان

قیامت کی مصیبتیں جھیل کر ابھی لوگ اس کی کرب و دہشت میں ہوں گے اور اچانک ان کو اندھیریاں گھیر لیں گی اور لپٹ مارنے والی آگ ان پر چھا جائے گی اور اس کے غیظ و غضب کی آواز سننے میں آئے گی اس وقت بدکاروں کو عذاب کا یقین ہو گا اور لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے اور فرشتے ندا کریں گے کہاں ہے فلاں کا بیٹا جس نے دنیا میں لمبی امیدیں باندھ کر اپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا ۔ اب یہ ملائکہ لوگوں کو آہنی گرزوں سے ہنکاتے دوزخ میں لے جائیں گے ۔ یہ ایک دار ہے جو ظالموں سرکشوں کے عذاب کے لئے بنایا گیا ہے اس گپ اندھیری اور تیز آگ ہے کافر اس میں

ہمیشہ قید رکھے جائیں گے اور آگ کی تیزی دم بدم زیادتی کرے گی پینے
کو انہیں گرم پانی ملے گا اور اس قدر گرم کہ جس سے منہ پھٹ جائے اور اوپر
کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کر لٹک آئے۔ ان کی قرار
گاہ جحیم (دوزخ کا ایک طبقہ) ہے ملائکہ ان کو ماریں گے ان کی آرزو ہوگی
کہ وہ کسی طرح ہلاک ہو جائیں اور ان کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی قدم
پیشانیوں سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے۔ گناہوں کی سیاہی سے منہ
کالے ہوں گے جو کہ جہنم کے اطراف وجوانب (اطراف) شور مچاتے اور
فریاد کرتے ہوں گے کہ اے مالک (داروغہ جہنم کا نام ہے) عذاب کا وعدہ
ہم پر پورا ہو چکا اے مالک لوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کر دیا۔ اے
مالک ہمارے بدنوں کی کھالیں جل گئیں، اے مالک ہم کو اس دوزخ سے
نکال، ہم پھر ایسی نافرمانی نہ کریں گے، فرشتے کہیں گے دور ہو اب امن نہیں
اور اس ذلت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہو اور ہم
سے بات نہ کرو اس وقت ان کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور دنیا میں جو کچھ
سرکشی وہ کر چکے ہیں اس پر افسوس کریں گے لیکن اس وقت عذر وندامت
(شرمندگی) کچھ کام نہ آئے گا، افسوس کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں
باندھ کر چہروں کے بل آگ میں ڈھکیل دیئے جائیں گے ان کے اوپر بھی
آگ ہوگی اور نیچے بھی آگ، داہنے بھی آگ، بائیں بھی آگ، آگ کے

سمندر میں ڈوبے ہوں گے کھانا آگ اور پینا آگ، پہناوا آگ اور بچھونا آگ ہر طرح آگ ہی آگ ہے۔اس پر گرزوں کی مار اور بھاری بیڑیوں کا بوجھ، آگ انہیں اس طرح کھولائے گی جس طرح ہانڈیاں کھولتی ہیں وہ شور مچائیں گے۔ان کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جس سے انکے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی۔لوہے کے گرز مارے جائیں گے، جس سے پیشانیاں پچ جائیں گی ۔ مونہوں سے پیپ جاری ہوگی، پیاس سے جگر کٹ جائیں گے آنکھوں کے ڈیلے بہہ کر رخساروں پر آپڑیں گے۔رخساروں کے گوشت گر جائیں گے۔ہاتھ پاؤں کے بال اور کھال گر جائیں گے اور نہ مریں گے۔چہرے جل بھن کر کالے کوئلے ہو جائیں گے آنکھیں آندھی اور زبانیں گونگیں ہو جائیں گی۔پیٹھ ٹیرھی ہو جائے گی ناکیں اور کان کٹ جائیں گے کھال پارہ پارہ ہو جائے گی ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے۔آگ پر منہ کے بل چلائے جائیں گے اور لوہے کے کانٹوں پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے۔آگ کی لپٹ بدن کے اندر سرایت کر جائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے ڈستے کاٹتے ہوں گے یہ مختصر حال ہے جو باجمال (مختصر) ذکر کیا گیا۔حدیث شریف میں ہے کہ دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی (جنگل) میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں ستر ہزار

اژدہے اور ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر و منافق کو ان گھاٹیوں اور وادیوں میں ضرور پہنچنا ہے حضور ﷺ نے فرمایا "جبِّ حزن (غم کی وادی) سے پناہ مانگو" ۔صحابہ نے عرض کیا: جبِّ حزن کیا چیز ہے؟ فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ستر ہزار بار پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب و عذاب سے پناہ دے ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو و کرم سے بخشے **آمین**

جب تمام جنتی جنت میں پہنچ لیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔ اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائے گی اور تمام بہشتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کر دی جائے گی اور فرما دیا جائے گا کہ اے اہل جنت تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اس کی نعمتیں اور اے اہل دوزخ تمہارے لئے ہمیشہ عذاب ہے موت ذبح کر دی گئی اب ہمیشہ کی زندگی ہے۔ ہلاکت وفنا نہیں اس وقت اہل جنت کے فرح و سرور (خوشی) کی نہایت نہ ہوگی اسی طرح دوزخیوں کے رنج و غم کی

ایمان کا بیان

وہ تمام امور جو حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ دین مصطفیٰ ﷺ ہے ان سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا ایمان ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت (ایک ہونا)

،تمام انبیاء کی نبوت، حضور نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا یعنی یہ اعتقاد کہ
حضور ﷺ سب سے آخری نبی ہیں حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی
۔اس طرح حشر ونشر (مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جانا)، جنت ودوزخ
وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی ضروری ہے مگر حالت اکراہ (مجبوری)
میں جبکہ خوف جان ہو اس وقت اگر تصدیق میں کچھ خلل (نقصان) نہ آئے
تو وہ شخص مؤمن ہے اگرچہ اس کو بحالت مجبوری زبان سے کلمۂ کفر
کہنا پڑا ہو۔ مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمۂ کفر زبان پر نہ لائے
۔گناہ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک وکفر
کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک وکافر کی ہرگز مغفرت (بخشش) نہ ہوگی۔
ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گنہگار کو چاہے گا اپنے مقربوں کی شفاعت سے
یا محض اپنے کرم سے بخشے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحق
عبادت سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جن کا دین مصطفیٰ
ﷺ سے ہونا یقین سے معلوم ہے ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

بعض افعال بھی تکذیب (جھٹلانا) وانکار کی علامات ہیں ان پر بھی حکم
کفر دیا جاتا ہے جیسے زنار (جنیو) پہننا، قشقہ (ٹیکا) لگانا وغیرہ ہر مشرک
کافر ہے کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ
کبھی ضرور نجات پائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی بے تامل تصدیق کی اور جو مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں آپ کا اسم مبارک عبداللہ بن قحافہ ہے آپ کا رنگ گورا جسم چھریرا رخسار ستے ہوئے آنکھیں حلقہ دار پیشانی ابھری ہوئی تھی آپ کے والدین اور بیٹے اور پوتے سب صحابی ہیں اور یہ فضیلت صحابہ میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ عام فیل (اس سال کو کہتے ہیں جس میں ابرہا نے ہاتھیوں کا لشکر لیکر کعبہ پر چڑھائی کی تھی) سے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت (پیدائش) ہوئی اپنی عمر شریف میں حضور کی مفارقت (جدائی) کبھی گوارا نہ کی آپ کے بہت فضائل ہیں۔ احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں آپ کا لقب صدیق و عتیق ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ "انبیاء و مرسلین کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل کوئی شخص نہیں ہے جس پر آفتاب طلوع و غروب ہوا ہو" یعنی جب سے آفتاب کا طلوع و غروب ہے اور جب تک رہے گا اس تمام زمانہ میں انبیاء و مرسلین کے سوا کسی شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برابر فضل و شرف (بزرگی) نہیں پایا۔

آخر جمادی الاخریٰ 13ھ شب سہ شنبہ مدینہ منورہ میں مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو سال چار ماہ رہی ۔ آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں آپ کا نام نامی عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابو حفص ہے آپ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ کے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا آپ دوسرے خلیفہ ہیں سب سے پہلے آپ ہی کا لقب امیر المؤمنین ہوا ۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل قامت (قد) دراز چشم مبارک (آنکھ) سرخ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے ۔ آپ کے عہد (زمانہ) میں بہت فتوحات ہوئیں آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ ۲۳ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر ۶۳ سال شہادت پائی ۔ آپ کے بعد خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے ۔ آپ کا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے آپ کا رنگ گورا جلد نازک چہرہ حسین سینہ چوڑا داڑھی بڑی تھی ، آپ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنائے گئے ۔ آپ سخا (سخاوت) وحیاء (شرم) میں مشہور ہیں اور آپ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں ۔

حضور اقدس ﷺ کی شہزادیاں حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم یکے بعد

دیگرے آپکے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ ذوالنورین کہتے ہیں۔آپ
قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بعمر ۸۲ سال ۱۸ ذی الحجہ
۳۵ھ میں شہید ہوئے۔آپ کے بعد سب سے افضل خلیفہ چہارم امیر
المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔آپ کا اسم مبارک
اور کنیت ابوالحسن وابوتراب نوعمروں میں آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔
اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم
یا زیادہ تھی۔آپ کا رنگ گندمی (گیہواں) آنکھیں بڑی۔قد مبارک غیر
طویل (جو لمبا نہ ہو)، داڑھی چوڑی اور سفید تھی آپ حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے حضور انور ﷺ کی شہزادی خاتون
جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں۔آپ کے
فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ نے ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو چار سال
نو مہینے چند روز خلافت فرما کر بعمر ۶۳ سال شہادت پائی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عشرہ مبشرہ

حضور ﷺ کے دس اصحاب وہ ہیں جن کے بہشتی ہونے کی دنیا میں خبر
دے دی گئی ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں ان میں چار تو یہی خلفاء ہیں جن کا ذکر
ابھی گزرا، باقی حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں: حضرت طلحہ، حضرت
زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد ابن ابی وقاص، حضرت سعید

ابن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح۔ احادیث میں بعض اور صحابہ کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے حق میں وارد کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے حق میں وارد کہ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں اسی طرح اصحاب بدر اور بیعۃ الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں

امامت کا بیان

مسلمانوں کے لئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری کرے، حدیں قائم کرے، لشکر ترتیب دے، صدقات وصول کرے، چوروں، لٹیروں، حملہ آوروں کو مغلوب کرے، جمعہ وعیدین قائم کرے، مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے، حقوق پر جو گواہیاں قائم ہوں وہ قبول کرے، ان بیکس یتیموں کے نکاح کرے جن کے ولی نہ رہے ہوں اور ان کے سوا وہ کام انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔ امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ ظاہر ہو چھپا ہوا نہ ہو۔ ورنہ وہ کام انجام نہ دے سکے گا جن کے لئے امام کی ضرورت ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ امام قرشی ہو۔ قرشی کے سوا اور کی امامت جائز نہیں۔ امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان مرد آزاد عاقل بالغ اور اپنی رائے وتدبیر اور شوکت وقوت سے

مسلمانوں کے امور میں تصرف کرسکتا ہو، یعنی صاحب سیاست ہو اور اپنے علم، عدل اور شجاعت و بہادری سے احکام نافذ کرنے اور دارالاسلام کی حدود کی حفاظت اور ظالم و مظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ متقی و پرہیز گار ہیں۔ ان کا ذکر ادب و محبت اور تعظیم و توقیر کے ساتھ لازم ہے۔ ان میں سے کسی کے ساتھ بد عقیدگی یا کسی کی شان میں بدگوئی انتہا درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔ وہ فرقہ نہایت بدبخت اور بددین ہے جو صحابہ پر لعن طعن کو اپنا مذہب بنائے ان کی عداوت (دشمنی) کو ثواب کو ذریعہ سمجھے۔ صحابہ کی بڑی شان ہے ان کی ایذا (تکلیف دینا) سے حضور ﷺ کو ایذا ہوتی ہے۔ کوئی ولی کوئی غوث کوئی قطب مرتبہ میں کسی صحابہ کے برابر نہیں ہوسکتا۔ تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ روز محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

اولیاء اللہ

اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات وصفات کے عارف (پہچاننے والے) ہوں اس طاعت و عبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنا قرب خاص عطا فرمائے ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

ان سے عجیب و غریب کرامتیں ظاہر ہوتیں ہیں مثلاً آن کی آن میں

مشرق سے مغرب میں پہنچ جانا، پانی پر چلنا ہوا میں اڑنا، جمادات (پتھر وغیرہ) وحیوانات (جانور) سے کلام کرنا، بلائیں دفع کرنا، دور دراز کے حالات ان پر منکشف (ظاہر) ہونا۔ اولیاء کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء کے معجزات ہیں جن کے وہ امتی ہوں۔ اولیاء کی محبت دارین کی سعادت (خوش نصیبی) اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے ان کی دعاؤں سے خلق فائدہ اٹھاتی ہے ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عرسوں کی شرکت سے برکات حاصل ہوتے ہیں۔ ان کے وسیلے سے دعا کرنا کامیابی ہے مرنے کے بعد مردوں کو صدقہ، خیرات، تلاوت قرآن شریف، ذکر الٰہی، دعا سے فائدہ ہوتا ہے ان سب چیزوں کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی لئے فاتحہ اور گیارھوں وغیرہ مسلمانوں میں قدیم زمانہ سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ امور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان کامل پر زندہ رکھے اور اسی پر اٹھائے اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرمائے اور اپنے دشمنوں سے بچائے آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ O

تمت بالخیر

ہماری دیگر مطبوعات

پردہ مصنفہ حضرت مولانا ابوالبشر محمد صالح نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ اس کتاب میں پردہ کے متعلق عقلی و شرعی بحث، پردہ کے اقسام، پردہ کے متفرق احکام اور مخالفین پردہ کے مختلف عقلی و نقلی اعتراضات کے مسکت جواب مذکور ہیں اس ماحول میں ایسی کتاب کا ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے

تواریخ حبیب الٰہ مصنفہ مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت، بچپن، جوانی اور غزوات، معجزات و دیگر مضامین سیرت مستند روایات واحادیث سے بیان کیے گئے ہیں۔

نغمۂ محبوب اول دوم فارسی، اردو اور پنجابی کے مشہور و معروف شاعروں کی بے نظیر نعتوں کا مجموعہ، ہدیہ تین روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ مہریہ رضویہ نزد جامع مسجد نور کالج روڈ ڈسکہ